وصال کا سانحہ ہائلہ راستہ ہی میں پیش آیا جبکہ صحت سے مایوس ہوکر آپ کو پنڈی سے آبائی گاؤں بہبودی لایا جارہا تھا۔ اور اسطرح علم وعمل تقوٰی اور تصوّف کا وہ روشن ستارہ غروب ہوا جسکی روشنی اور تابناکی سے نصف صدی تک علم وعمل کے ایوان جگمگاتے رہے۔ اور جس سے ہزاروں تشنگانِ علم سیراب ہوئے۔ کل من علیہا فان اللھم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیرا منھا۔ ۲۲ دسمبر بروز بدھ دو بجے نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب مدظلہٗ (غورغشتی) نے پڑھائی اور بیشمار علماء وصلحاء وعقیدتمندوں نے شرکت فرمائی۔ دارالعلوم حقانیہ سے حضرت شیخ الحدیث کے علاوہ کئی اساتذہ اور مقامی اراکین نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ اور دیگر علماء کرام نے مرحوم کے مناقب و کمالات پر روشنی ڈالی۔ اور مرحوم کی ذات کو علم وعمل شریعت وطریقت کا مجمع البحرین اور انکی جدائی کو علمی وروحانی دنیا کیلئے عظیم خلا قرار دیا۔ مولانا مرحوم کی ذات برصغیر میں بقیۃ السلف تھی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی کے تلمیذ رشید حضرت علامہ انور شاہؒ کشمیری اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری شارح ابی داؤد کے محبوب شاگرد، حضرت اقدس سیدنا شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے منظورِ نظر اور حضرت حکیم الامت شاہ اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ کے چہیتے خلیفہ اجل ــــ ہیں علم وحکمت، اخلاق وکردار، تقوٰی وطہارت کی تمام صفات موجود تھیں زندگی بھر علم وحکمت ان کا زیور اور حیا وشرافت ان کا لباس رہا۔ حیات مستعار تدریس وتبلیغ اصلاح وارشاد میں بسر ہوا زندگی بھی پاکیزہ اور موت بھی رشک آفریں۔ طاب حیاً ومیتاً۔ بعد وفات چہرہ پر عجیب طمانیت اور نورانیت پائی جاتی تھی۔ اور محبوبیت ودلکشی، مسکراہٹ اور دل آویزی کا وہی عالم جو عمر بھر ان کا وصفِ خصوصی رہا۔ غرض خصائص و کمالات کی ایک دنیا تھی جو اس جسدِ خاکی میں سمٹ گئی تھی۔ مولانا کے یہی اوصاف مدت تک لوگوں کو رُلاتے رہیں گے۔ علمی شغف وانہماک تبحر وتعمق کے ساتھ تواضع وفروتنی ہر لمحہ اتباع سنت کا جذبہ اور اصلاح نفس وہدایت خلق کی انتھک سعی مولانا مرحوم کی زندگی کے وہ درخشاں نقوش وخطوط ہیں۔ جن پر حضرت مرحوم کے تلامذہ متوسلین ومریدین اور عقیدتمند چل کر سرمایۂ دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ اور ادارۂ الحق حضرت مرحوم کے سانحۂ ارتحال میں حضرت مرحوم کے تمام متعلقین صاحبزادگان ودیگر اعزہ کے ساتھ اس صدمہ میں برابر کا شریک اور حضرت مرحوم کے رفع درجات کا متمنی ہے۔ خود غمزدہ راقم تو برادر عزیز مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب اور دیگر برادران کے تعلق کی بنا پر مشفق سرپرست سے محروم ہو گیا ہے! اور خود تعزیت کا مستحق ہے ــــ اللہ تعالیٰ برادر مکرم اور دیگر برادران کو اس صدمۂ عظمیٰ کے تحمل وبرداشت کی توفیق دے اور اولوالعزم والد بزرگوار کی عظیم ذمہ داریوں کے نباہنے کی ہمت دے۔ اللھم اغفر لہ ونوّر ضریحہ واجزہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء وارفع درجتہ فی علیین وعوّض المسلمین فیہ خیرا ــــ

سمیع